

توحید باری تعالیٰ اور شرک کی حقیقت

یعنی ”کسی کو شرک ٹھہرانے سے مراد یہ ہے کہ تجسوس کی طرح کسی کو اللہ (لہذا) اور واجب الوجود سمجھا جائے یا بت پرستوں کی طرح کسی کو مہابت کے لائق سمجھا جائے۔“

نوٹ۔۔ واضح رہے کہ یہ تعریف علامہ محمد رفیع علیہ الرحمۃ کی اس معتد علیہ مشہور زبانہ تصنیف ”شرح عقائد نقلی“ سے لی گئی ہے جو عربی نگاہی (عالم کورس) میں شامل ہے۔

اس مہابت کی شرح میں سیدی مہدی علیہ الرحمۃ شرح نور اسطر 265 میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ۔ ”تجسوس کا اعتقاد تھا کہ وہ خدا جیسا ایک جہاں جو خیر کا خالق ہے اور ایک جہاں جو شر کا خالق ہے۔“

ہم نے شرک کی تعریف کی حد سے جان لیا کہ وہ خدا اس کا ماننے والا شرک ہوگا جیسے نبوی (آگ پرست)

اس طرح کسی کو خدا کے سوا مہابت کے لائق سمجھنے والا شرک ہوگا جیسے بت پرست جو انہوں کو سستی مہابت

سمجھتے ہیں۔

واجب الوجود اور سستی مہابت صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ جب تک کسی کو رب کے برابر یا سستی

مہابت نہ مانا جائے ”جب تک شرک نہ ہوگا اسی لئے قیامت میں کفار اپنے جہنم سے گھبراہٹ گئے۔“

ترجمہ کفر الایمان۔ ”خدا کی قسم اے ملک ہم کھلی گمراہی میں تھے جب کہ تمہیں رب عالمین کے برابر ٹھہراتے

تھے۔“ (سورۃ الشعراء آیت 98-97)

## شرک کی اقسام

شرک کی تین قسمیں ہیں۔

1. شرک فی العبادۃ 2. شرک فی الذات 3. شرک فی المملات

## شرک فی العبادۃ

شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سستی مہابت سمجھا جائے۔ رب العالمین عزوجل نے ارشاد

فرمایا۔

ترجمہ: سچو آپ کے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔“

(پارہ 51 سورہ بنی اسرائیل آیت 28)

### شُرک فی الذات

شُرک فی الذات یہ ہے کہ کسی ذات کو اللہ تعالیٰ جیسا حلیم کیا جائے جیسا کہ بھی خداؤں کو مانتے تھے۔

### شُرک فی الصفات

کسی ذات وغیرہ میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات والا شُرک فی الصفات کہلاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی نبی علیہ السلام میں مانی جائیں یا کسی ولی علیہ الرحمہ میں حلیم کی جائیں یا کسی زکوہ میں مانی جائے یا فوت شدہ میں کسی قریب والے میں حلیم کی جائیں یا دور والے میں شُرک ہر صورت میں شُرک ہی رہے گا جو ناقابل معافی جرم اور عظیم عقیم ہے۔

### شُرک فی مذمت

☆ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ کنزالایمان:-

ترجمہ:- ”بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شُرک (دکلم) کیا جائے اور شُرک (دکلم) کے علاوہ جو

کچھ ہے معاف فرمادیتا ہے۔“ (سورۃ النساء)

ترجمہ کنزالایمان:- اور جو اللہ کا شُرک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں چلا۔“

ترجمہ کنزالایمان:- اور جس نے خدا کا شُرک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوقان پہنچا۔“

یاد رکھ دو شُرک عظیم کا مرتکب محروم بالخطرت صریح گمراہ پیشہ جہنم میں مرنے والا بد بخت ہمارا اور یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم شُرک فی الصفات کو دوسرے کے کیونکہ اکثر مذاہب شیطان لیکن شُرک فی الصفات سمجھتے تھے۔

یاد رکھ دو شُرک عظیم کا مرتکب محروم بالخطرت صریح گمراہ پیشہ جہنم میں مرنے والا بد بخت ہمارا اور یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم شُرک فی الصفات کو دوسرے کے کیونکہ اکثر مذاہب شیطان لیکن شُرک فی الصفات سمجھتے تھے۔

یاد رکھ دو شُرک عظیم کا مرتکب محروم بالخطرت صریح گمراہ پیشہ جہنم میں مرنے والا بد بخت ہمارا اور یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم شُرک فی الصفات کو دوسرے کے کیونکہ اکثر مذاہب شیطان لیکن شُرک فی الصفات سمجھتے تھے۔

یاد رکھ دو شُرک عظیم کا مرتکب محروم بالخطرت صریح گمراہ پیشہ جہنم میں مرنے والا بد بخت ہمارا اور یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم شُرک فی الصفات کو دوسرے کے کیونکہ اکثر مذاہب شیطان لیکن شُرک فی الصفات سمجھتے تھے۔

آجے اس مردود زمین سے اللہ تعالیٰ کی بناء طلب کرتے ہوئے نور قرآن پاک سے صحیح ہوتے ہوئے قرآنی مثالوں کے اپنے ہمیشہ کے لئے اپنے ایمان کو فعلی و لہجی مزاج سے محفوظ کر لیتے ہیں۔  
بھٹی ہشال :- قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

**ترجمہ :-** "بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر رؤف و رحیم ہے۔"

(سورة البقرة آیت 143)

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

**ترجمہ :-** "بے شک تمہارے رب پاس تحریک لانے تم میں سے دو رسول جن پر تمہارا رب شفقت میں پڑا  
گراں (بھاری) ہے تمہاری بھائی کے تہایت چاہئے وہ لئے مسخوں پر" رؤف اور رحیم ہیں۔ (سورة

التوبہ آیت 128)

پہلی قرآنی مثال پر غور کریں سوال پیدا ہوتا ہے کہ رؤف اور رحیم صفت ثابت کریں تو کیا شرک ہوگا؟  
دوسری مثال :- قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

**ترجمہ :-** تم قرآن اللہ کے سوا فیہ نہیں جانتے جو کوئی آسمان اور زمین میں ہیں۔"

چوتھے مقام پر ارشاد ہے۔

**ترجمہ :-** لیکن فیہ کا جانتے والا اپنے فیہ پر صرف اپنے پروردگار رسولوں ہی کو آکھاد فرماتا ہے۔ ہر کسی کو (یہ

علم نہیں دیتا)۔ (سورة جن آیت 27، 28)

دوسری مثال پر نظر فرمائیں کہ "علم فیہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اگر کوئی قرآن پاک کی روشنی میں رسولوں کے لئے علم فیہ کو مانے تو کیا یہ بھی شرک ہوگا؟

پنجمی ہشال قرآن پاک میں ہے۔

**ترجمہ :-** اللہ وسعت علم والا ہے۔"

دوسری جگہ حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ (جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی ہیں

ان) کے لئے علم کی صفت کو ثابت کیا گیا۔ ارشاد پہلی ہے۔

**ترجمہ:** (حضرت آصف نے) کہا جن کے پاس کتاب کاظم تھا: ”سورۃ نعل آیت 40)

تیسری مثال دیکھیں کہ ”عظم“ کا کئی ذکر قرآنی آیت کے تحت ولی کامل حضرت آصف  
میں برپا کوظم والا کہے تو کیا ایسا کہنے والا جرم عظیم یعنی شرک کے وبال میں جگا کھائے گا؟  
یہ تو انتہائی مثال نہ قرآن قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

**ترجمہ کر لیں:** ”بے شک ساری عزت اللہ کے لئے ہے۔“

(سورۃ یونس آیت 65)

دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

**ترجمہ کر لیں:** ”اور عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر  
مناہنوں کو نہیں۔“

غور کیجئے! پہلے فرمایا گیا کہ ساری عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے پھر دوسرے مقام میں ارشاد ہوا کہ عزت اللہ  
تعالیٰ کے لئے ہے اور رسول (ﷺ) اور مسلمانوں کے لئے بھی ہے۔ یہاں بھی اکتلا ایک ہی ہیں۔ قرآن مجید  
کی روشنی میں اللہ عزوجل کے پیاروں کو عزت والا کہیں تو کیا شرک لازم آئے گا؟  
پانچویں مثال قرآن پاک میں ہے۔

**ترجمہ:** ”یہ اس لئے کہ مسلمانوں کا یہ دھارمہ ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

**ترجمہ:** ”بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور میکائیل مددگار ہیں۔“

پانچویں مثال پر فرمائیں جتنا مددگار مشکل کشا اور حاجت روا اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن پاک کی روشنی میں  
سارے مسلمانوں کو مددگار ثابت کریں تو کیا شرک ہوگا؟

**فَیُضِلُّنَ الْعَبْدَ لِلْقُرْآنِ**

ذکورہ آیات کی روشنی میں ایک اصولی مضابطہ ہوا کہ ”محفل الفاظ و تفکیر کی یکسانیت شرک کو لازم نہیں کرتی۔“  
یہ امر اچھٹی واضح ہے کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں وہی ہی کسی کے لئے مان لی جائیں تو شرک فی الصفات

کام آئے گا۔ حضور (ﷺ) بذاتِ خود رحیم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اس طرح انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام علم غیب جانتے ہیں لیکن باذن اللہ حضرت آدمؑ بن برحقا علم والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت سے مومنین عزت والے ہیں لیکن باذن اللہ اور اسی طرح صالحین مومنین مددگار ہیں۔

لیکن باذن اللہ قرآن پاک کے نور سے معلوم ہوا کہ انبیاء و صالحین کی قربوں اور اوصاف جلیلہ میں باذن اللہ اور عطائی کے معنی پائے جاتے ہیں اگرچہ بظاہر باذن اللہ اور عطائی مذکور ہو۔ مثلاً قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

**ترجمہ:** ”اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے مددگار ہیں۔“ (اسورۃ مائدہ آیت 55)

اس آیت مبارکہ میں اللہ کے رسول (ﷺ) اور مومنوں کو مددگار قرار دیا گیا تاکہ باذن اللہ اور عطائی مذکور نہیں لیکن مراد یہی ہے کہ اللہ کے رسول (ﷺ) اور مومنین مدد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے باذن اور عطا ہے۔  
 ان آیات کے تحت معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم السلام کا براہِ راست رسول اللہ (ﷺ) کو عود کے لئے پکارنا اور مومنین کا حضورِ غوث پاک سے عود طلب کرنا باذن اللہ کے تحت ہے یعنی اللہ و یا رسول اللہ کے معنی ہیں۔  
 ”اے اللہ کے رسول (ﷺ) اللہ کے باذن سے عود فرمائیے“

واضح رہے کہ یہ عود طلب کرنا شرک نہیں کیوں کہ صالحین اللہ کی عطا سے عود کرتے ہیں۔

جو ذاتِ باری عزوجل عطا فرمادی ہے اس میں اور جس کو عطا کیا جا رہا ہے ان حضراتِ قدسہ میں برابری کا تصور محال ہے اور جب برابری نہیں تو شرک کہاں رہا؟ اس اصول کو سمجھنے کے لئے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشیخ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی عطا کردہ مثال انتہائی مفید ہے۔ خوب یاد رکھیں! یہاں باذن اللہ اور عطائی کا ذکر آ رہا ہے شرک کا تصور محال اور ناممکن ہو جاتا ہے مذکورہ مثالوں میں باذن اللہ یا عطائی کے معنی نہایت واضح ہیں۔

**الوہیت عطائی نہیں ہو سکتی**

اللہ تعالیٰ سب کچھ دے سکتا ہے مگر الوہیت کا دنیا لیکن نہیں کیوں کہ یہ مشق ہے اور عطائی چیز مشق نہیں ہو سکتی۔ الوہیت استحکال ہی کے معنی میں ہے لیکن شرکین کا تصور یہ تھا کہ انہوں نے کہا لات و منات وغیرہ

ایسے ذابہ و عابد لوگ تھے کہ اللہ نے کہا تمہاری مہارت کمال کو پہنچ گئی اب تم پر میں یہ عطا کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو میں تم پر کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں پس اس طرح انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرمایا ہے وہ مشرک و کافر ہے۔ ملاحظہ کریں: مقالات ایزالی زمان وازی دورانی حضرت علامہ سید احمد سعید کلطبی علیہ الرحمۃ

### مسلمانوں کا عقیدہ

مشرکین غیر اللہ کے لئے عطا الوہیت کے قائل تھے اور مشنیں کسی مقرب سے مقرب تری تھی کہ حضور سید المرسلین (ﷺ) کے حق میں بھی الوہیت اور عطاے ذاتی کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن سرور انبیاء (ﷺ) کو بھی عطا تصور نہیں کرتے۔

صفات ہادی صواعق اور صفات حبیب ہادی (ﷺ) میں فوق

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی ہیں۔ جبکہ

☆ حضور اکرم (ﷺ) کی صفات عطا ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم (پہلے اور ہمیشہ سے) ہیں۔ جبکہ

☆ حضور اکرم (ﷺ) کی صفات حادث (بعد میں) ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات ابدی ہیں۔ جبکہ

☆ حضور اکرم (ﷺ) کی صفات غیر ابدی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر مقدرہ (یعنی کسی کے خارج و ذر اثر نہیں) ہیں جبکہ

☆ جبکہ حضور (ﷺ) کی صفات مقدرہ (اللہ تعالیٰ کے زیر اثر) ہیں۔

امت محمدی (ﷺ) کبھی شرک پر متعلق نہیں ہو گئی

حدیث فرماتے: حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ سرکارِ عالم (ﷺ) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور

آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے شک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں اللہ کی قسم ایسی اپنے طرف کوڑا کو اس

وقت کی دیکھ رہا ہوں اور ہے شک رہی کے لڑائیوں کی کپڑاں سنا کی گی پی اور ہے شک ہے شک پر غور رہی  
کہ تم میرے بعد ترک کرنے لگو گے شک ہے اس بات کا کہ ہے کہ تم دنیا کے چل میں رہیں جاؤ

کے (پھر الہ بخاری شریف)

سچا علم (شک) کا لڑائی ایک طرف اور سچا علم ایک طرف ہے۔ جب  
میرے سخی (شک) نے فرمایا کہ میری امت کی ترک پر عمل نہیں ہوگی تو پھر سخی کے لیے ترک  
ہو سکتی ہے یا نہ ہو سکتی ہے شک کے لیے شک ہے کہ خود ترک ہو جائیگی۔